ایک بے مثال نماز جنازہ

(مصطفٰے عزیز آبادی)

2 اگست 2010ء کراچی کی تاریخ کا ایسا دن ہے جسے یقیناً فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔ یہ وہ دن ہے جب ایم کیوایم سے تعلق رکھنے والے سندھ اسمبلی کے رکن اور ایم کیوایم کے سینئر اور ابتدائی دنوں کے کارکن سید رضا حیدر کو کراچی کے علاقے ناظم آباد میں ایک مسجد میں جدید وخودکار ہتھیاروں سے مسلح سفاک دہشت گردوں نے بیدردی سے گولیاں مار کر شہید کردیا (اناّللہ واناّ الیہ راجعون)۔ سفاک دہشت گردوں کی بے رحم گولیوں کے نتیجے میں سید رضا حیدر شہید کے محافظ اور ایم کیوایم کے ایک کارکن کے بھائی محمد خالد خان بھی شہید ہوئے۔ سید رضا حیدر کو کیوں شہید کیا گیا؟ اسکے پیچھے کونسی قوتیں ملوث ہیں؟ کراچی میں کیا کھیل کھیلا جارہا ہے؟ کون کھیل رہا ہے؟ اس کھیل کے پیچھے کیا کیا عوامل کارفرما ہیں؟ اور اس سارے کھیل کی بنیاد پر کراچی اور اہلِ کراچی کے دشمنوں کی جانب سے کراچی کے بارے میں طرح طرح متعصّبانہ آوازیں کیوں اٹھ رہی ہیں؟ میں ان سارے اہم سوالات کے جوابات اپنے اگلے مضمون میں تفصیل سے رقم کروں گا۔ آج میں انتہائی رنج والم اور دل گرفتہ کیفیت میں محض اس نکتہ پر روشنی ڈال رہا ہوں جو اپنے اندر ایک بہت بڑا پیغام لئے ہوئے ہے۔ یوں تو کسی بھی شخص کی نماز جنازہ میت کے سفرِ آخرت کا حصہ ہوتی ہے لیکن بسا اوقات کوئی ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے کہ وہ دیکھنے، سننے اور سمجھنے والوں کیلئے ایک بہت بڑا سبق دے جاتا ہے۔ ایم کیوایم میں مختلف زبانیں بولنے والے...... مختلف مذاہب، فقہوں، مسالک اور عقائد کے ماننے والے شامل ہیں۔ شہید رکن سندھ اسمبلی سید رضا حیدر فقہ کے لحاظ سے فقہ جعفریہ سے تعلق رکھتے تھے یعنی شیعہ تھے جبکہ ان کے ساتھ شہید ہونے والے محمد خالد خان عقیدے کے لحاظ سے سنّی تھے۔ سب ہی جانتے ہیں کہ شیعہ اور سنی علیحدہ علیحدہ طریقوں سے نماز ادا کرتے ہیں۔ جب ان دونوں شہیدوں کے جنازے عزیز آباد کے جناح گراؤنڈ میں لائے گئے تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ وہاں موجود تھے جن میں مختلف فقہوں اور مسلکوں کے ماننے والے ایم کیوایم کے رہنما، منتخب نمائندے اور مختلف شعبوں اور ونگز کے کارکنان ہی نہیں بلکہ ہزاروں عام لوگوں کے ساتھ ساتھ شیعہ اور سنّی علمائے کرام بھی موجود تھے۔ ہر آنکھ اشکبار...... ہر دل صدمے سے نڈھال...... اور ہر فرد پرملال تھا مگر مذہب، فقہ اور مسلک ایسا نازک اور حساس معاملہ ہے کہ وہ ہر حال میں...... ہر چیز پر حاوی آجاتا ہے اور موت کے بعد بھی انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ سید رضا حیدر شہید شیعہ تھے اور محمد خالد خان شہید سنّی، لیکن دو مختلف فقہوں کے ماننے والے شہیدوں کی نماز جنازہ کی ادائیگی کا وقت آیا تو ایسے میں ایک عجیب واقعہ ہوا جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ دونوں شہیدوں کی نماز جنازہ الگ الگ ادا کی گئی۔ پہلے سید رضا حیدر شہید کی نماز جنازہ ادا کی گئی جو ممتاز شیعہ عالم علامہ سید قاسم رضا نے پڑھائی۔ اسکے بعد محمد خالد خان شہید کی نماز جنازہ ادا کی گئی جو سنّی عالم مولانا فیروز الدین رحمانی نے پڑھائی۔ دنیا نے یہ منظر دیکھا کہ جب شیعہ عالم علامہ سید قاسم رضا نے سید رضا حیدر شہید کی نماز جنازہ ادا کی تو جناح گراؤنڈ میں موجود سنّی علمائے کرام سمیت تمام ہی مسلکوں اور فقہوں کے ماننے والے ایم کیوایم کے ہزاروں کارکنوں اور ہمدردوں نے ایک شیعہ عالم کی امامت میں نماز ادا کی اور جب مولانا فیروز الدین رحمانی نے محمد خالد خان شہید کی نماز جنازہ پڑھائی تو انکے پیچھے علامہ سید قاسم رضا، علامہ سید محمد عون نقوی اور علامہ عباس کمیلی جیسے ممتاز شیعہ علمائے کرام کے ساتھ ساتھ جلوسِ جنازہ میں شامل ہزاروں اہلِ تشیع اور دیگر مسالک اور فقہوں کے ماننے والے ایم کیوایم کے ہزاروں کارکنوں نے نماز ادا کی...... نہ کسی شیعہ نے کسی سنّی پر کوئی اعتراض کیا اور نہ ہی کسی سنّی نے کسی شیعہ پر کوئی انگلی اٹھائی...... کسی نے کسی دوسرے کو کافر نہ کہا...... کسی نے بھی کسی دوسرے پر سنگِ ملامت اور دشنام کے تیر نہیں برسائے...... دونوں ہی نے اللہ کا نام لیا...... کسی کا ایمان خراب نہ ہوا۔ فتنہ پروری کے ایسے پرآشوب دور میں کہ جہاں فرقہ واریت کا خطرناک زہر گھولا جارہا ہو...... جہاں دیواریں کہیں ''شیعہ کافر'' یا کہیں ''سنّی کافر'' اور دیگر اشتعال انگیز کلمات سے سیاہ کی جارہی ہوں...... جہاں بعض محراب ومنبر سے ایک دوسرے کو جہنمی اور واجب القتل قرار دیا جارہا ہو...... گردنیں قلم کی جارہی ہوں...... جہاں مسجدوں اور امام بارگاہوں کو فرقہ وارانہ نفرت اور انتقام کی بھینٹ چڑھایا جارہا ہو...... جہاں فقہ اور مسلک کے نام پر سادہ لوح مسلمانوں کو فساد کی آگ میں جھونکا جارہا ہو...... وہاں یقیناً یہ امر کسی معجزہ سے کم نہیں کہ ایک شیعہ عالم نماز پڑھارہا ہے تو اسکے پیچھے سنّی نماز پڑھ رہے ہیں اور اگر سنّی عالم نماز پڑھارہا ہے تو اسکے پیچھے شیعہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ شائد برصغیر کی تاریخ میں اتحاد بین المسلمین کی ایسی عظیم الشان مثال پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آئی ہوگی۔ اس انوکھی مثال کی روشنی میں ہر باشعور فرد اس بات کا فیصلہ بخوبی کرسکتا ہے کہ اسلام کا سچا خیرخواہ کون ہے...... وہ فسادی عناصر جو اسلام کے نام پر لوگوں کو فرقہ واریت اور فساد کی تعلیم دیتے ہیں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑواتے ہیں یا وہ الطاف حسین جو لوگوں کو قرآن مجید کے اس فرمانِ الٰہی کی عملی تصویر بنا رہا ہے کہ،

واعتصمو باحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقو

یعنی'' اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور تفرقہ میں نہ پڑو ''۔

یہی الطاف حسین کا سب سے بڑا جرم ہے کہ انہوں نے اپنی تحریک کی ابتداء ہی سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور مذہبی رواداری کا درس دیا۔ انہوں نے اپنے کارکنوں کو ہمیشہ یہی تعلیم دی

کہ ''لکم دینکم ولی الدین'' یعنی ''میرا دین میرے ساتھ، تمہارا دین تمہارے ساتھ'' اور ''لا اکراہ فی الدین'' یعنی ''دین میں جبر نہیں''۔ وہ سمجھاتے رہے کہ ''اپنے عقیدے کو چھوڑو نہیں اور دوسرے کے عقیدے کو چھیڑو نہیں''۔ ان تعلیمات اور درس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج جب کہیں بھی ایم کیو ایم کے اجتماعات ہوتے ہیں اور اس دوران نماز کا وقت ہوتا ہے تو ہر فرد بلا خوف وخطر اپنے اپنے فقہ اور مسلک کے مطابق نماز ادا کرتا ہے......کوئی ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے تو کوئی سینے پر ہاتھ رکھ کر......اور کوئی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتا ہے لیکن کوئی کسی کو نہیں ٹوکتا......کوئی کسی کو نہیں روکتا......سب اپنے اپنے طریقے سے اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوتے ہیں۔ بے شک! جب سب ایک ہی اللہ کے حضور سجدہ کر رہے ہیں......اسی کے نام کی تسبیح پڑھ رہے ہیں تو جھگڑا کیوں ہو۔ الطاف حسین کا سب سے بڑا جرم ہی یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں اور عوام کو مذہبی انتہا پسندی اور جنونیت کے راستے سے ہٹا کر مذہبی رواداری اور اعتدال پسندی کی راہ پر لگایا۔ شائد اسی لئے تمام ہی فرقہ پرست اور مذہبی انتہا پسند عناصر آج الطاف حسین کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے اگر حقیقت پسندی اور عملیت پسندی کا فلسفہ پیش کیا تو یہ فلسفہ دوسروں کے سامنے پیش کرنے سے قبل پہلے خود اس پر عمل کیا۔ یعنی حقیقت پسندی کے تحت انہوں نے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ مختلف فرقہ ایک حقیقت ہیں اور عملیت پسندی کے تحت ان مختلف فقہوں کے ماننے والوں کو ایک جگہ جمع کرنے کی جدوجہد کی۔ 80ء کی دہائی میں جبکہ ایم کیو ایم کو وجود میں آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا اور اس وقت کراچی میں عوام کو شیعہ سنی کی بنیاد پر خوب لڑایا جاتا تھا۔ ایسے میں جناب الطاف حسین شہر کے حساس علاقوں کی ایک ایک مسجد اور ایک ایک امام بارگاہ میں جاتے......لوگوں کو سمجھاتے اور اگر کسی علاقے میں شیعہ سنی فساد کی صورتحال پیدا ہوتی تو خود بیچ میں آجاتے اور عوام کو آپس میں لڑنے سے روکتے۔ ان کی انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے کہ آج ایم کیو ایم کے سنی کارکن شیعوں کے ماتمی جلوسوں کی حفاظت کرتے ہیں جبکہ شیعہ کارکن سنیوں کے جلوسوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ نفسا نفسی، انتشار، فرقہ واریت اور فتنہ وفساد کے اس دور میں ایم کیو ایم کے رکن سندھ اسمبلی سید رضا حیدر شہید اور محمد خالد خان شہید کے جنازے کے موقع پر اتحاد بین المسلمین اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا جو بے مثال مظاہرہ دیکھنے میں آیا ہے آج پورے ملک کو اسی اتحاد کی ضرورت ہے اور پورے ملک کے عوام میں ایسا اتحاد اور ہم آہنگی وہی قائم کر سکتا ہے جس نے کراچی میں ایسا کر کے دکھا دیا۔ اللہ کرے کہ سید رضا حیدر شہید اور محمد خالد خان شہید کے جنازوں نے اتحاد اور ہم آہنگی کا جو پیغام دیا ہے وہ ملک کے ہر شہر ہر گلی کوچے میں پھیل جائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

اتحاد بین المسلمین

قاسم علی رضا

پیر کے روز کراچی کے علاقے ناظم آباد میں حق پرست رکن سندھ اسمبلی سید رضا حیدر اور ان کے محافظ کو مسجد میں اس وقت ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا گیا جب وہ اپنے عزیز کی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے مقامی مسجد میں وضو کر رہے تھے۔شہداء کی نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اتحاد بین المسلمین کی ایسی مثال دیکھنے میں آئی جس کا تذکرہ سندھ کے شہری عوام میں عام ہے۔جس معاشرے میں گھناؤنے مقاصد کے تحت بھائی کو بھائی سے لڑانے کی سازش کی جاتی رہی ہو''شیعہ کافر''اور''سنی کافر''جیسے مکروہ نعرے دیواروں پر تحریر کر کے دلوں میں نفرتیں پیدا کی جاتی رہی ہوں اور مذہبی منافرت کے ذریعہ اقلیتوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا ہو اس معاشرے میں متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے درس وتبلیغ کے ذریعہ نفرتوں کے خاتمہ اور محبتوں کے فروغ کا ایسا سفر شروع کیا جسے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام اور عوام میں سراہا جارہا ہے۔جناب الطاف حسین نے اپنے کردار وعمل سے مذہبی رواداری اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دیکر ایسا کارنامہ انجام دیا جس کا منبر پر براجمان بڑے بڑے علمائے کرام تصور تک نہیں کر سکتے اور ان کی جانب سے برملا اعتراف کیا جارہا ہے کہ''الطاف حسین دین اسلام کی صحیح معنوں میں خدمت کر رہے ہیں''مقتول حق پرست رکن سندھ اسمبلی رضا حیدر اہل تشیع تھے جبکہ ان کے محافظ خالد خان سنی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے تھے۔رضا حیدر کا شمار جناب الطاف حسین کے ان سپاہیوں میں ہوتا تھا جو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ کیلئے عملی کردار ادا کرتے رہے ہیں اور اہل تشیع ہونے کے باوجود اپنے عزیز کی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے مسجد میں موجود تھے جہاں ان کی زندگی کے سفر کو ایسا حسین ، باوقار اور لازوال انجام ملا جس کی ہر مسلمان تمنا کرتا ہے۔اتحاد بین المسلمین کیلئے جناب الطاف حسین کی جدوجہد کے اس راہی کو دن کی روشنی میں وضو کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔جب کراچی کے تاریخی جناح گراؤنڈ میں رضا حیدر شہید اور خالد خان شہید کی نماز جنازہ پڑھائی گئی تو وہاں اتحاد بین المسلمین کا روشن مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔شیعہ وسنی اور دیگر مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے ایک ہی صف میں کھڑے تھے۔اہل تشیع امام کی امامت میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے نماز ادا کی جبکہ سنی امام کی امامت میں بھی تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے نماز ادا کی۔ان میں نہ کوئی شیعہ تھا، نہ سنی اور نہ دیوبندی نہ بریلوی بلکہ سب مسلمان تھے اور ایک اللہ کی ثناء کر رہے تھے۔انتہائی دردناک سانحہ کے باوجود ہزاروں کی تعداد میں کراچی کے عوام کی جانب سے اتحاد بین المسلمین کے مظاہرہ کرنا سفاک دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کیلئے کھلا پیغام ہے کہ دہشت گردی اور قتل وغارتگری کے ذریعہ کراچی کے عوام کو نہ تو خوف زدہ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی انہیں حق پرستی کی جدوجہد سے باز رکھا جاسکتا ہے۔کراچی میں دہشت گردی کے واقعات ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کرائے جارہے ہیں جس کا مقصد پاکستان کی سلامتی کو غیر مستحکم کر کے ملک دشمن عناصر کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔بھلا ایسے عناصر ملک وقوم کے دوست ہوسکتے ہیں؟ رضا حیدر سے قبل سابق حق پرست کونسلر جمیل خانزادہ کو شاہ فیصل کالونی میں اس وقت ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا گیا جب وہ اپنے عزیز کی قبر پر فاتحہ خوانی کر رہے تھے۔مساجد جائے پناہ اور قبرستان عبرت کا مقام ہے لیکن حق پرستوں کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنا کر مسجد اور قبرستان کے تقدس کو پامال کر دیا گیا۔ان ظالم درندوں کو ایک لمحہ کیلئے بھی خیال نہ آیا کہ مسجد اللہ کا گھر ہے جہاں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے اور قبرستان ہم مسلمانوں کی آخری منزل ہے جہاں ہم سب کو مرنے کے بعد دفن ہونا ہے۔ان تمام حقائق سے بے پروہ دہشت گردوں کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ کراچی میں امن وامان کی صورتحال کو تباہ کیا جاسکے۔اسی گھناؤنے مقصد کے تحت رکن سندھ اسمبلی رضا حیدر کا ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا۔ایک جانب کراچی کے سوگوار شہری اپنے منتخب نمائندے کے سفاکانہ قتل پر افسردہ تھے، دکھ اور صدمے سے نڈھال تھے،شہر کی منتخب جماعت کے کارکنان شدت غم سے بے حال ایک دوسرے کو دلاسہ اور تسلی دے رہے تھے وہیں دوسری جانب دہشت گرد عناصر نے کراچی میں خون کی ہولی کھیلی اور درجنوں افراد کو خاک وخون میں نہلا دیا۔مقصد صرف ایک ہی تھا کہ کراچی میں امن وامان کی صورتحال تباہ کر کے پاکستان کی سلامتی وبقاء کو غیر مستحکم کیا جاسکے۔یہ سفاک دہشت گرد، دین اسلام، انسانیت اور پاکستان کے دشمن ہیں جو کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں ہوسکتے اور ایسے سفاک عناصر کی سرپرستی کرنے اور انہیں اپنے علاقوں میں پناہ دینے والوں کو بھی قومی دشمنوں میں شمار کیا جانا چاہئے۔

☆☆☆☆☆